Registered. L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۶ ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۳ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء جلد ۳۷

نور افشاں

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۳ ستمبر ۱۹۰۹ء

علوِ عیسوی

ایک مسیحی اندرُوئے اپنے اعتقاد اور ازروئے تعلیم بائبل دعا کرتا ہے کہ خدا ایسا کرے کہ تمام مذاہب موقوف ہوں اور اُن کی جگہ صرف مسیحی مذہب رونق پکڑے اور صرف خداوند یسوع مسیح تمام آدم کا ایک ہی شفیع تسلیم کیا جاوے جیسا کہ کلام میں لکھا ہے کہ ہر ایک گھٹنا اس کے سامنے جھکایا جاوے اور ہر ایک زبان اس کا اقرار کرے۔ مشن کے کاموں کو ترقی دینے کا بڑا انحصار اس امید پر مبنی ہے جو مسیح کی آخری شان وار سرفرازی ہے جو ضرور واقعہ ہوگی کہ تمام دنیا کو فتح کرنا اور اس پر مسلط ہونا یہی مدعا تھا۔ جو اس نے اپنے شاگردوں کو آخری حکم میں فرمایا تھا۔ کہ تم تمام دنیا میں جاکر تمام قوموں کو شاگرد کرو۔ اور تمام لوگوں کو جاکر خوشخبری سناؤ۔"

جبکہ ہم گذشتہ صدی کی رپورٹ یا کارروائی تمام مشنوں کی پڑھتے ہیں۔ اور مذہبی ترقی اور اشاعت کو معلوم کرتے ہیں۔ تو اس سے مسیحی خادمین زیادہ سرگرمی سے مشغول ہونے کے لئے ایک عمدہ تحریک پیدا ہوتی ہے۔ سچے مسیحی کی خوشی کے لئے کوئی عمدہ خبر اس سے زیادہ فرحت بخش نہیں ہو سکتی کہ نجات کی خوشخبری دنیا کے تمام علاقوں میں عجیب طور سے پھیل رہی ہے۔ اور مشنریوں کے کام میں زیادہ تر اُمید ترقی ہے۔ جو کام پروٹسٹنٹ مشنری کر رہے ہیں جس سے آجکل ایک نمایاں ترقی ہو رہی ہے شروع میں فارن مشن کے کام میں بڑی رکاوٹیں معلوم ہوئی تھیں اور ان وجوہات سے جو کام کی رفتار میں حائل ہوتے تھے۔ کام بہت رک جاتا اور مسیحی اس کام کو قبل از وقت خیال کرکے اس کو ملتوی کرنے کا خیال کرتے تھے۔ معلوم نہیں کہ ایسے وقت میں مسیحی خداوند یسوع مسیح کے اعلان کو کہ تمام دنیا میں جاکر خوشخبری سناؤ۔ اور کہ ضرور تمام قوموں کو یہ خوشخبری سنائی جائیگی کس طرح سمجھتے تھے۔ اور اس کے سو برس کے بعد جبکہ کلام زیادہ پھیلنے لگا۔ اس کو کس طرح سمجھتے تھے۔ اور آجکل کس کو گویا خیال کرتے ہیں جب کہ ایسی عجیب طرح سے کلام روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ آجکل تمام سچے مسیحی اور مسیحی جماعتیں اور مشن بورڈ گذشتہ زمانوں سے زیادہ وہ بشارت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اور خداوند یسوع مسیح کے حکم کی تعمیل ہوتی نظر آ رہی ہے۔

ولایت کا اخبار بنام کرسچن مشنری کام کا زمانہ قدیم سے جدید کے کام کیساتھ مقابلہ کرکے لکھتا ہے کہ ۱۷۹۳ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے ایک رزولیوشن پاس کیا تھا کہ ہمارے مشرقی مقبوضات میں مشنریوں کو وہاں جاکر کام کرنے کی اجازت دینا ایک بیوقوفی فضول کارروائی اور ناجائز فعل ہے۔ اور محض ایک دلسوز اور جنونی کا کام ہے مگر یہ پاک خدمت باوجود سخت پابندی کے جاری رکھی گئی۔ اور آخرکار ایک اخبار والا لکھتا ہے کہ بہتر ہوگا اگر انگلستان اپنے مشرقی مقبوضات کے شاہی نشان کی سرفرازی کے بیان کیساتھ ان مرد اور عورتوں کو بھی یاد کرے جنہوں نے اپنی جانیں اس خدمت کے پورا کرنے میں فدا کردیں کہ وہ ہندوستان کو مسیح سے واقف کریں۔"

کلیسیا کے قدیم احوال کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۷۹۲ء میں انگلستان کی ایک سوسائٹی نے اول کام شروع کیا اب اس میں ۳۰۰ سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں۔ پہلے صرف ۵۰۰ پونڈ چندہ ہوا جو رفتہ رفتہ ...... ۱۵ لاکھ پونڈ تک ہو گیا۔ جب ڈاکٹر کیری صاحب اس ملک میں آئے تو صرف ایک شخص تھا۔ سو سال کے بعد پادریوں کا شمار ۹۰۰ تھا اور ان کے مددگار ۵۰۰۰ تقررشدہ خادم تھے۔ اور ۲۱۰۰۰ مددگار تھے۔ اس وقت بہت تھوڑے ملکوں میں مشنری جا سکتے تھے۔ اب عنقریب تمام ملکوں کا رستہ ان کے لئے کھلا پڑا ہے۔ تمام بیانات سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ بڑی ترقی مشنری کام میں ہو گئی ہے۔ عنقریب لاکھوں مسیحی ہیں جو اندھیرے اور موت کے سایہ سے نکالے گئے ہیں۔

ان تمام واقعات سے علوِ عیسوی کا پورا ثبوت ہو سکتا ہے اور وہ پیشینگوئی پوری ہوتی ہے کہ مسیح کی بادشاہت زور کے ساتھ قائم کی جائیگی۔ دیر سے بند ہوئے ملک جہاں گذرنا ناممکن تھا بشارت کیلئے کھلے ہیں۔ اسلئے مشنریوں کو زیادہ دلیری ملتی ہے کہ وہ زیادہ شوق سے اس خدمت کو انجام دیں۔ گذشتہ زمانے کے بیانات سے اور موجودہ ترقی اور آئندہ امید سے صاف ظاہر ہے کہ علوِ عیسوی ضرور مستحکم اور پائیدار ہوتی جائیگی اور خدا کا جلال ظاہر ہوگا۔ اور وہ بات پوری ہوگی کہ "میں قوموں کو تیری میراث کرونگا اور دنیا کے حدود تک تجھ کو بڑھاؤنگا۔" "کہ وہ سمندر سے سمندر تک اور دنیا کی حد تک بادشاہت کریگا۔"

جیسا کہ آجکل علوِ عیسوی اپنی بڑی رونق کیساتھ چمک رہا ہے۔ اس سے پیشتر ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس کے اثر کے سبب سے بادشاہتوں میں غلغلہ مچا ہوا ہے اور مسیح کی بادشاہت سب جگہ رونق پذیر ہو رہی ہے۔ کرسچن کانگریس علو کو دیکھ کر مناسب ہے کہ مسیحی زیادہ دلیر ہو کر اس خدمت کو انجام دیں اور دعا و شکرگزاری کیساتھ خوشی کے نعرے مارتے ہوئے پاک دین کی اشاعت کے مبارک کام میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ اور جلال کا بادشاہ مسیح کی حشمت اور بزرگی اور صلاح کی سلطنت کو جلد تمام دنیا میں قائم کریگا کیونکہ ضرور ہے۔ کہ خدا کے تمام وعدے مسیح کے حق میں پورے ہوں۔ مخالفان دین مسیحی فوراً اس طرف متوجہ ہو کر اس عملی کارروائی کو جو یہ مسیحی

مذہب اُن کے سامنے نتیجے کے طور پر دکھلا رہا ہے۔ خیال میں لاویں۔ اور اگر اب بھی سچائی اُن کو نظر نہ آوے تو وہ ضرور نبی کے اس قول کے مصداق ہونگے جو وہ میکاہ باب ۷ آیت میں فرماتا ہے۔ غیر قومیں اُسے دیکھیں گی اور با وجود اپنی ساری توانائی کے خجالت اُٹھاوینگی۔ وے اپنے منہ پر ہاتھ رکھینگی اور ان کے کان بہرے ہو جائیں گے۔

نہایت افسوس کی خبر ملی ہے کہ انبالہ مشن اسکول کا معزز سیکنڈ ماسٹر مولوی اللہ داد اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ مولوی صاحب نے ۲۵ برس تک اس مدرسے میں خدمت کی۔ تمام باشندگان شہر خواہ ہندو خواہ مسلمان سب ان کی تعریف کرتے تھے۔ اپنی عجیب فیاضی سے انہوں نے بہت غریب طالب علموں کی مدد فرمائی۔ سپرنٹنڈنٹ مشن اسکول کو اُن کے انتقال سے بہت رنج ہوا ہے۔ خدا مولوی صاحب مرحوم کی بیوی اور اولاد کو تسلی بخشے۔ ای۔ ایم ڈبلیو

ولائیت کا اخبار Interior کے ذریعہ سے ایک خوشی کی خبر ملی ہے کہ امریکہ کے ایک کالج نے پادری الیگزانڈر اے فائیف صاحب کو جو پرنسپل سی۔ پی۔ ایل۔ ای اسکول لودیانہ میں۔ ڈاکٹر آف ڈوِنِٹی کا خطاب بخشا ہے۔

جب گارڈن کالج راولپنڈی میں قائم کیا گیا اُس کے پرنسپل پادری ای۔ اے۔ فائیف صاحب مقرر ہوئے تھے۔ پر صحت کی خاطر صاحب موصوف اپنے وطن کو لوٹ گئے تھے۔ لیکن چند سال بعد صحت پذیر ہوکر وہ پھر ہندوستان میں تشریف فرما ہوئے۔ اور لودیانہ میں مقرر ہوئے۔ اور فی الحال وہ کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی اسکول لودیانہ کے پرنسپل ہیں۔ اور نیز پنجاب پریسبٹیرین مشن کے ایگزیکٹیو کمیٹی کے چیرمین ہیں۔ اور صاحب موصوف لودیانہ شہر کی میونسپل کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ ہم صاحب موصوف کو اس خطاب کے لئے مبارکباد دیتے ہیں۔ ای۔ ایم۔ ڈبلیو

North India Conference of Christian workers ستمبر کی ۱۲ تاریخ سے ۱۶ تک منعقد ہونے والی ہے۔ خاص مضمون جس پر لکچر اور تقریر کیجاویگی Mass Movement ہوگا یعنے ہندکی بعض قوموں میں جو جوش مسیحی دین کی طرف ہو رہا ہے۔ کیونکر کام میں لایا جاوے۔ اور کلیسیا کا کیا انتظام کیا جاوے۔ تاکہ اُس بڑے ہجوم کو جو مسیحی ہو چکا ہے تعلیم اور تربیت دیجاوے امید ہے کہ اس جلسے سے بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ ای۔ ایم ڈبلیو

ہم اس خبر کو کرسچن پیٹریٹ میں پڑھکر بہت خوش ہوئے ہیں کہ نیشنل مشنری سوسائٹی کی ایک شاخ میسور کے ملک میں بھی قائم ہوئی ہے یہ سب کوشش مسٹر کے۔ ٹی۔ پال بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی کی محنت کا نتیجہ ہے بنگلور میں وائی ایم سی اے کے مکان میں اسکے لئے جلسہ منعقد ہوا۔ جس کے چیرمین خود میسور گورنمنٹ کے انڈر سکریٹری مسٹر کے بھتسوبی اے تھے۔ اُمید ہے کہ اس ملک میں بھی یہ سوسائٹی مفید ثابت ہوگی۔ اور اس کے وسیلے سے خداوند کا کلام جلد پھیلے گا +

پچاس برس گذر چکے ہیں کہ سنٹرل افریقہ کے کام کے لئے ڈیوڈ لونگسٹون صاحب نے اپیل کی تھی۔ اور اب اُس کا ذیل کا نتیجہ نہایت تسلی بخش ہے۔ اور آج اس جگہ ۳۰ پادری صاحبان ۳۰ معلمین ۲۰ مس صاحبان ۲۰ افریقن دیسی پادری صاحبان ۳۰۰۰ دیسی مددگار اور اُستاد خدمت کر رہے ہیں۔ ۸۰۰۰ سے زیادہ طلبا مشن اسکولوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ دینی تعلیم پانے والے عنقریب ۱۷۰۰۰ ہیں جن میں سے ۶۰۰۰ عشائے ربانی میں شریک ہیں۔

یونائیٹڈ فری چرچ اف سکاٹلینڈ دنیا میں بشارت کے کام کے لحاظ سے کسی سوسائٹی سے کم نہیں ہے اب اس کی طرف سے ۱۵ ممالک میں کام جاری ہے۔ خاص خاص ملک یہ ہیں۔ منچوریا۔ انڈیا۔ عرب۔ کیپ کالونی۔ نٹال۔ ٹرانسکی۔ افریقہ۔ نیو ہیبرڈیز اور جزائر الکاہل اُن کے ولائتی مشنریوں کا شمار ۳۰۰ ہے۔ جماعتوں کا شمار ۹۰۰۰ میں اور مسیحیوں کا شمار ۵۹۸۷۲ ہے گذشتہ سال ۷۰۰۰ آدمیوں کو بپتسمہ ملا۔ اُن کا میڈیکل کام بھی خاطر خواہ ہے۔

ہمعصر اہل فقہ کے دو نمبر ہماری نظر سے گزرے ہیں۔ جن میں انہوں نے ہمارے ایک نوٹ کا جواب دینا شروع کیا ہے۔ وہ نوٹ ہم نے ہمعصر بدر قادیان کی ایک تحریر پر قرآن کی تعلیم کے اختلاف کے بارے میں لکھا تھا۔ ہمعصر بدر قادیان تو خاموش رہے مگر ہمعصر اہل فقہ ہمارے نوٹ کی برداشت نہ کر سکے۔ اور جواب دینے کیلئے قلم اُٹھائی ہے۔ خیر ان کی مرضی ہے ہم بھی اُن کا جواب الجواب با فائدہ دینے کے لئے تیار ہیں مگر اس سے پیشتر کہ ہم جواب الجواب شروع کریں۔ ہم مناسب جانتے ہیں کہ ہمعصر موصوف کی طرز بیان کو جو انہوں نے جواب دیتے وقت اختیار کی ہے۔ ناظرین پر ظاہر کریں۔ بجائے سچائی سے جواب دینے کے ہمعصر ہماری نسبت ذیل کے فقرے تحریر کرتا ہے۔ "عیسائی دوست نے انصاف سے کام نہیں لیا۔" "اُس نے دیدہ و دانستہ از راہ تجاہل عارفانہ صرف اپنی بات کے پیچ میں یہ مضمون لکھا ہے۔" "ہمارے دوست کو کم از کم بائبل پر نظر ڈالنی چاہئے۔" "اختلاف کے مطلب کو نہیں سمجھا۔" "ہمارے عیسائی دوست قرآن شریف سے واقف نہیں۔" "ایڈیٹر نور افشاں نے خود قرآن شریف کو نہیں دیکھا۔" "ہمیں عیسائیوں کی سمجھ پر افسوس آتا ہے۔" "ایں خانہ تمام آفتاب است۔" "پادری صاحب عطر کی شیشی میں سے بدبو کی تلاش کرنا عبث فعل ہوتا ہے۔"

مذکورہ بالا فقرات سے ناظرین نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ہمعصر نے کیسے جواب دیئے ہونگے اور کس عمدہ طرز و سمجھ کے یہ فقرے ہیں خیر ہم تاہم ان تمام باتوں کو نظر انداز کر کے اصلیت کو دکھلانے کے لئے ضرور جواب الجواب دینے کی تکلیف گوارا کرینگے اور جب تک ہمعصر کا پورا جواب بھی شائع ہو جاویگا۔ کیونکہ اب تک ۵ اختلافات کا ہی جواب ہوا ہے۔



ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول - اگر یہ فقرہ مانا سچ تسلیم کر لیا جاوے۔ تو ہم بھی تمام قرآن کا خلاصہ ایک بات میں نکالکر۔ کہ محمد صاحب خدا کے رسول تھے - اور تمام کتاب کو نظر انداز کر دیں - اور کہدیں کہ دین اسلام کا دائرہ تنگ ہو تو کیا یہ انصاف ہوگا؟ ہم کو عقلمند ہمعصر کے ایسے فقرے پڑھکر تعجب آیا کہ کیوں ایسی طرز اختیار کی گئی - جو راستی پر ناحق پردہ ڈالتی ہے -

قولہ - لازم ہے کہ اس کے مشغول رکھنے کے لئے کوئی چیز ہو - پس جبکہ اُس کے اپنے مذہب میں کوئی خوبی کی بات نہیں ہے - جس کو وہ دوسروں کے سامنے پیش کر سکے - تو وہ اپنا وقت دوسرے مذاہب کی عیب جوئی میں صرف کرتا ہے - گویا کہ وہ سمجھتا ہے - کہ دوسرے مذہب کی عیب جوئی سے عیسائیت کی صداقت قائم کرنے کے لئے بہت کافی ہے -

اقول - افسوس ہے کہ ہمعصر نے عیسائی صاحبان کو ایک بڑا عیب جو سمجھ رکھا ہے جن کے پاس سوا اس بے کار کام کے کچھ اور نصیحت و کلام نہیں ہے - اور کوئی عمدہ اور خوبی کی باتیں نہیں ہیں - پر ہمعصر کا ایسا کہنا بالکل بے ثبوت ہے - بے شمار کتابیں دین عیسوی کے علمار نے دین کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے لکھی ہیں - پر دوسرے مذاہب کی نسبت بھی لکھنے کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ بھی محض سچائی کے ثبوت کے لئے نہ کہ ناحق حجت کے لئے اور عیب جوئی کے لئے جیسا کہ خیال ہے - ہمعصر کو خیال کرنا چاہیے کہ اس ہی کی نظیر خوبیاں نقل کر کے - تو قرآن فخر کرتا ہے - ورنہ وہ باتیں علیحدہ کر کے پھر اس کو دیکھو تو کچھ باقی نہیں رہجاتا -

قولہ - اسلام سے مشنریوں کو خاص کینہ ہے - کیونکہ وہ اسلام کو اپنا بڑا دشمن سمجھتے ہیں -

اقول - ہمعصر کا یہ اپنا خیال ہے - مشنریوں کو نہ تو اسلام سے اور نہ کسی دوسرے مذہب سے دشمنی اور کینہ ہے - اگرچہ دیگر مذاہب کے لوگ ایسا خیال کریں تو کریں مگر مشنری صاحبان سب کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے اور سب کی نجات چاہتے ہیں - ہاں اگر کوئی تحقیق کرنا چاہے تو اُس پر سچائی کو کھولنے کے لئے تمام معاملہ صاف صاف بیان کرتے یعنے سچ اور جھوٹ کو فرق کر کے دکھلا دیتے ہیں - جو کرنا ضروری بھی ہے - مگر دشمنی یا کینہ کسی سے نہیں ہے - اس کے برعکس یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ اہل اسلام مشنری صاحبان کو ایسی نظر سے دیکھتے ہیں جس کے لئے یہ دو الفاظ کینہ اور دشمنی استعمال کئے جا سکتے ہیں - جو عملی شکل میں گاہ بگاہ ظاہر بھی ہوتا رہتا ہے -

قولہ - دوسرے مذاہب میں اس کو اعتراض کرنے کے لئے اس کو کافی سامان مل سکتا ہے - الخ . . . . لیکن اسلام کی اعلےٰ صداقتیں اور اُس کے عقائد حقہ عیسائی مشنری کی آنکھوں کو اپنی روشنی اور ضیا کیساتھ خیرہ کیا دیتے ہیں - وہ اصول ایسے قابل تعریف ہیں کہ ایک عیسائی مشنری کو بھی (جو دوسروں کی غلطیوں کے معلوم کرنے میں بڑی ہوشیاری اور چالاکی سے کام لیتا ہے) کوئی موقعہ نہیں ملتا کہ وہ اُن کے برخلاف ایک لفظ بھی منہ سے نکال سکے -

اقول - عیسائی مذہب کے دو ہی کام ہیں - اول بشارت کا دینا - اور دوسرا اگر اس کے بالمقابل کوئی مذہب سچ ہونے کا دعوےٰ کرے اس کا کذب دکھلانا سو دوسرا اس کام کو جس خوبی سے مذہب عیسوی کے عالموں نے اب تک پورا کیا ہے - اس کا ثبوت وہ مباحثے کی کتابیں ہیں - جواب موجود ہیں - اور مخالف ان کا مطالعہ کر سکتے ہیں - لیکن ہمعصر کا اسلام کے بارے میں ایسا کہنا ثبوت کا محتاج ہے - اگر یہ بھی حقیقت ہوتی تو کیونکر عیسائی مذہب کے عالموں نے اسلام کے برخلاف سینکڑوں ہزاروں کتابیں لکھ ماری ہیں - ایک شخص جو ان مباحثوں سے پوری واقفیت رکھتا ہو - مندرجہ بالا فقرات لکھ نہیں سکتا - کیونکہ جتنی کتابیں عیسائی مذہب والوں نے اعتراضات سے بھری ہوئی محققانہ لکھیں ہیں - اور اسلام کی حقیقت کو کھولا ہے کسی دوسرے مذہب والے نے نہیں لکھا - اسلام کے قابل تعریف اصولوں پر بھی بہت کتابوں میں بحث و درج ہے - جس کی فہرست اگر ہمعصر چاہے ہم دے سکتے ہیں - جو فقرے بریکٹ میں درج کئے ہیں - وہ مشنریوں کی محنت اور مشقت کی داد دیتے ہیں - جو وہ ہر ایک مذہب کی چھان بین میں اُٹھاتے ہیں ایک لفظ تو در کنار یہاں تو دا یوعز کے دا یوعز اور دفتر کے دفتر اسلام کی رد میں لکھے ہوئے موجود ہیں - شاید ایڈیٹر ہمعصر کی نظر سے نہ گذرے ہونگے -

قولہ - پس جب وہ دیکھتا ہے کہ وہ اسلام کے اصول حقہ پر اعتراض کرنے کے لائق بالکل نہیں ہے - تو وہ اعتراض کرنے کی اور راہ اختیار کرتا ہے

اقول - اسلام کے اصول حقہ کا جو خاکہ دین عیسوی کے پیروؤں نے کھینچکر دکھلایا ہے - شاید وہ ہمعصر کے ایڈیٹر کی نظروں سے نہیں گذرا تعجب آتا ہے - کہ یہ لاعلمی ظاہر کرنے کی وجہ نہ معلوم -

قولہ - چونکہ مذہب اسلام کے عقائد حقہ انسانی عقل اور زناعت کے برخلاف نہیں ہیں - اور ان میں کوئی بات ایسی نہیں ہے کہ جن پر عقل انسانی اعتراض کر سکے

اقول - ایسا دعویٰ تو ہر کوئی کر سکتا ہے - مگر جب اسلام کو عقل کی کسوٹی پر لگا کر دکھلایا گیا ہے تو سوائے بیشمار لغویات کے بہت تھوڑی باتیں وہ بھی جو کتب مقدسہ سے لیگئی ہیں مستند رہ جاتی ہیں دیکھو خاص کر کتاب عقائد اسلام مصنفہ پادری میور کی

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی ایل ٹھاکرداس۔

بجواب رسالہ

"یسوع ناصری"

چنانچہ کلسیوں ۱: ۲۳ میں (جس کا وزیر چند صاحب نے حوالہ دیا ہے) رسول اُس کلیسیا کو لکھتا ہے کہ تم ایمان کی بنیاد پر قائم اور پختہ رہو۔ اور اُس انجیل کی اُمید کو جسے تم نے سنا نہ چھوڑو۔ جس کی منادی آسمان کے نیچے کے تمام مخلوقات میں کی گئی۔ اور میں پولوس اُسی کا خادم بنا" ظاہر ہے کہ پولوس رسول ایک مسیحی جماعت کو مسیحی ایمان میں قائم رہنے کی تاکید اور ہدایت کرتا ہے۔ نہ کہ اسینی فرقے کی تعلیم پیش کرتا ہے (دیکھو آیت ۱-۶) اور ان کو دلیری دیتا ہے کہ مسیح یسوع کی انجیل کا کلام حق جیسا تمہارے پاس پہونچا ہے۔ ویسا ہی سارے جہان میں پھل دیتا اور ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ پولوس رسول اپنے زمانہ کے یسوع مسیح اور اُس کی انجیل کا ذکر کرتا ہے۔ نہ کسی فرضی انجیل کا جس کا وزیر چند صاحب کو ڈوون صاحب نے پتا دیا ہے۔

(۲) پھر پولوس رسول کے خطوط میں اسینی فرقے کی تعلیم کی منادی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ مخالفت ظاہر ہے "پس کھانے پینے یا عید نئے چاند یا سبت کی بابت کوئی تم پر الزام نہ لگائے۔ کیونکہ یہ آنے والی چیزوں کا سایہ ہیں۔ مگر اصل چیزیں مسیح کی ہیں۔ کوئی شخص خاکساری اور فرشتوں کی عبادت پسند کرکے تمہیں دوڑ کے انعام سے محروم نہ رکھے . . . . . . جب تم مسیح کیساتھ دنیوی ابتدائی باتوں کی طرف سے مر گئے۔ تو پھر اُن کی مانند جو دنیا میں زندگی گذارتے ہیں آدمیوں کے حکموں اور تعلیموں کے موافق ایسے قاعدوں کے کیوں پابند ہوتے ہو کہ اسے نہ چھونا۔ اُسے نہ چکھنا۔ اُسے ہاتھ نہ لگانا۔ (کیونکہ یہ چیزیں کام میں لاتے لاتے فنا ہو جائینگی ان باتوں میں اپنی ایجاد کی ہوئی عبادت فنا ہو جائیگی) ان باتوں میں اپنی ایجاد کی ہوئی عبادت اور خاکساری اور جسمانی ریاضت کے اعتبار سے حکمت کی صورت تو ہے مگر جسمانی خواہشوں کو روکنے میں ان سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا"۔ (کلسیوں ۲: ۱۶-۲۳) اس میں رسول نے اسینیز یا اُن کے ہم خیال لوگوں کی فلاسفی کو مردود ٹھہرا دیا ہے۔ لہذا پولوس کی اسینیز فرقے کی انجیل کا منادی کہنا سراسر بہتان ہے۔

پھر اسینیز فرقے کا ایک بڑا اصول یہ تھا کہ بیاہ کرنے سے منع کرتے تھے۔ ان سے یہ تعلیم کلیسیا اسکندریہ (مصر) میں بھی جاری ہوئی جب اسینیوں میں سے لوگ عیسائی ہو گئے اور رہبانیت کے اصول بھی قائم رکھے۔ اور رومن کاتھلکوں میں اس کا اب بھی یہی حال ہے۔ بعضے شادی کرنے سے منع کیا جاتا ہے۔ خاصکر دینی عہدہ داروں کو۔ اس کے برخلاف پولوس رسول تمطاؤس کو یوں آگاہ کرتا ہے کہ "اس میں کلام نہیں کہ دینداری کا بھید بڑا ہے۔ یعنے وہ جسم میں ظاہر ہوا۔ اور روح میں راستباز ٹھہرا اور فرشتوں کو دکھائی دیا۔ اور غیر قوموں میں اس کی منادی ہوئی اور دنیا میں اُس پر ایمان لائے۔ اور جلال میں اوپر اُٹھایا گیا۔ (۱ تمطاؤس ۳: ۱۶) لیکن روح صاف کہتا ہے۔ کہ آیندہ زمانوں میں بعض لوگ گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیموں کی طرف متوجہ ہو کر ایمان سے برگشتہ ہو جائیں گے . . . . . یہ لوگ بیاہ کرنے سے منع کریں گے۔ اور اُن کھانوں سے پرہیز کرنے کا حکم دینگے جنہیں خدا نے اسلئے پیدا کیا ہے۔ کہ ایمان دار اور حق کے پہچاننے والے انہیں شکرگذاری کے ساتھ کھائیں . . . . . . اگر تو بھائیوں کو یہ باتیں یاد دلائے گا۔ تو مسیح یسوع کا اچھا خادم ٹھہریگا" وغیرہ۔ (۴: ۱-۷) اس سے ظاہر ہے کہ پولوس رسول اسینیز فرقہ کے سارے اصولوں اور تعلیموں کے برخلاف ہے اور یسوع مسیح کی تاکید کرتا ہے جو جسم میں ظاہر ہوا وغیرہ۔

(۳) وزیر چند صاحب نے جو پولوس کے ڈیکن عہدہ کو تسلیم کرنے سے دلیل نکالی ہے۔ (جو کہ بقول ایشین چرچ کا سب سے ادنی کلیسیائی درجہ کہتے ہیں) کہ وہ اسینیز کی تعلیم کا منادی تھا۔ بالکل غلط بات ہے۔ مسیحی کلیسیا میں ڈیکن کا عہدہ مسیح کے رسولوں نے تجویز کیا تھا۔ اور اُس کا مساوی عہدہ یہودیوں کے عبادتخانوں میں بھی نہیں تھا۔ (اعمال ۶ باب) اور نہ بقول ایشین فرقہ میں یہ درجہ تھا۔ پولوس رسول نے رسولوں کی تقلید پر ڈیکنوں

---

* خداوند یسوع کے ظہور کیوقت یہودیوں میں تین فرقے تھے فریسی۔ صدوقی اور اسینی۔ یہوداہ میکابیر کے دنوں کے بعد یہودی قوم نے یہ تین صورتیں اختیار کی تھی۔ یہ تینوں ایک دوسرے کے برخلاف اصول رکھتے تھے۔ فریسیوں کی ریاکاری پر خداوند نے سخت ملامت کی تھی۔ (متی ۲۳: ۱۳ وغیرہ اور ۱۵: ۱-۹) اور صدوقیوں کی تعلیم کی غلطی فاش کی تھی۔ (متی ۲۲: ۲۳-۳۳۔ لوقا ۲۰: ۲۷-۳۸) اور ہر قسم کے لوگ اسمباس اور رہبانیت کا وہم اور جوش اُس نے سنہلے قانون سے دور کیا۔ جو متی ۷: ۱۲ میں مرقوم ہے اور پولوس رسول نے مقامات منقولہ صدر میں ایسا ہی کیا ہے۔ کلیمنٹ الگزنڈرینس سٹروماٹا نے اپنی تیسری کتاب میں اس بدعت کی تردید کی تھی۔ جس کے پیرو اسکندریہ (مصر) میں بہت تھے۔



کی کلیسیاؤں میں یہ عہدہ قائم رکھا تھا۔ اسینی فرقہ کی بابت یوسیفس مؤرخ لکھتا ہے کہ اُن میں مختیا یا خانساماں بھی ہوتے ہیں۔ جو اُن کے مشترکہ کاروبار کی حفاظت کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ جن کا جُدا جُدا کام نہیں ہوتا۔ بلکہ وہی جو سب کے کار آمد ہے"۔ (جنگ یہود کتاب ۲ باب ۸۔ دفعہ ۳) ۔ یہ مختیار انجیلی ڈیکن سے بالکل غیر عہدہ یا خدمت ہے۔ کلیسیا کے ڈیکن کا خاص کام یہ مقرر ہوا تھا کہ چندے سے بیوہ عورتوں کی خبر گیری کرنا۔ اس سے پہلے ساری خدمت کا کام روحانی اور جسمانی رسولوں کے کاندھوں پر تھا۔ مگر جب کلیسیا بڑھ گئی تو بشپ اور پریسبیٹر اور ڈیکن کے عہدے رسولوں میں سے نکلے۔ اور خدمت کا کام تقسیم کیا گیا۔ اسینیز کے دستور کی پیروی اختیار کرنے کا خیال ڈولن صاحب کی اپنی بناوٹ ہے۔ اور تواریخ کے خلاف ہے۔

(۴) اگر درجنیہ صاحب پولوس رسول کے خطوں اور رسولوں کی انجیل کا باہم سرسری مقابلہ کرنے کی بھی محنت گوارہ کرتے تو وہ اپنی محققوں کے فرضی خیالات کو واقعہ کر کے مشتہر نہ کرتے۔ اب پولوس کے تعلیمات سے نا جنچ کے

(الف) پولوس رسول اسی یسوع ناصری کی منادی کرتا تھا جس کی تواریخ متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا نے لکھی تھی۔ اور جس کی منادی باقی رسول کرتے تھے۔ اور جنہوں نے پولوس کو اپنا ہم خدمت قبول کیا تھا (اعمال ۹: ۲۶-۳۰۔ اور ۱۲: ۲۵ و ۲۵ بمقابلہ گلتیوں ۱: ۱۸-۲۴ اور ۲: ۱-۱۰)

(ب) پولوس رسول کے تعلیمات نہ صرف یسوع ناصری اور اس ایمان کے ثبوت میں ہیں جو اس کے مصلوب ہونے اور زندہ ہونے پر جاری ہو رہا تھا۔ بلکہ سچائی کے خود اسی تواریخی یسوع ناصری کو ثابت کرتے ہیں جو انجیل میں پیش کیا گیا ہے۔ اور کسی اور یسوع کی خبر جانتے نہیں کرتے۔ جیسا درجنیہ صاحب کہتے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ جن ایام میں اناجیل لکھی گئی تھیں۔ اگر اُن کے گزر جانے کے بعد لکھی جاتیں تو ان میں سچی کلیسیا کی روحانی حالت کا ضرور ذکر کیا جاتا جیسا کہ پولوس کے خطوں میں ایسا ہی کچھ ہے۔ لیکن اناجیل میں بھی وہی حالات اور ترقی کا ذکر نہیں ہے۔ کیونکہ یہ باتیں بعد میں واقعہ ہوئی ہیں۔ اور اناجیل میں فقط وہ کام اور کلام بیان ہوئے جو خداوند یسوع سے صادر ہوئے تھے۔ اور اسباب کا چرچا نہیں ہے کہ لوگوں کے ساتھ ایمان اور عادات پر اُن کا کیا اثر پڑا تھا۔ جیسا پولوس نے دکھلایا ہے۔ اور غلط فہمیوں کو دور کیا ہے۔ جیسا خداوند نے بھی کیا تھا۔ البتہ اناجیل میں خداوند کے زندہ ہونے کا جو اثر رسولوں پر اور اس چھوٹی ابتدائی کلیسیا پر پڑا تھا۔ اُس کا ذکر آیا ہے۔ اور اسی قسم کا اثر پولوس اپنے اوپر بیان کرتا ہے۔ اور اُس کو ثابت کرتا ہے۔

(ج) پولوس رسول اُسی یسوع کی منادی کرتا ہے جو داؤد کی نسل سے تھا۔ اور جو عورت سے پیدا ہوا۔ (رومیوں ۱: ۳-۴ اور گلتیوں ۴: ۴ بمقابلہ متی ۱: ۱-۲۵ اور لوقا ۱: ۲۶-۳۵)

(د) پولوس رسول اُسی یسوع کی منادی کرتا تھا جس کو بموجب بیان رسولوں کے پیلاطوس نے صلیب دیئے جانے کے لئے حوالے کیا تھا۔ لوقا ۲۳: ۲۳۔ اور اعمال ۳: ۱۳-۱۶۔ اس پطرس کا قول ہے پولوس رسول بھی اپنے یسوع کا یہی پتہ دیتا ہے (اعمال ۱۳: ۲۳ و ۲۷ و ۲۸ اور ۱ تمتھیس ۶: ۱۳)

(ہ) پولوس وہی یسوع پیش کرتا ہے جس کا دوسرے راوی مصلوب ہونا اور زندہ ہونا بیان کرتے ہیں (رومیوں ۴: ۲۵ اور ۱ کرنتھیوں ۱۵: ۳-۴۔ گلتیوں ۲: ۲۰ افسیوں ۲: ۱۳-۱۶)

(و) وہی یسوع جس میں مقدس راوی الوہیت بتلاتے ہیں۔ متی ۱۱: ۲۷۔ یوحنا باب ۱ بمقابلہ فلپیوں ۲: ۶-۱۱ کلسیوں ۱: ۱۵-۲۰۔ پس پولوس کو انجیل والے یسوع سے جدا کرنا ایک رائیگاں کوشش ہے

(باقی آئندہ)

ویدک شائستگی

۷۔ رگوید منڈل ۷ سوکتہ ۲۹ رچا ایوں ہے۔

Mandrasya kavir-
divyasya vahnervi-
pramanmano vachan-
sya madhvah.
Apá nastasya sacha-
nasya deveshó yuvas-
wa grinati go
agrah.

کرنے والا طاقت بخش آسمانی معقول تاثیر بخش نہایت مشہور اور پینے کے قابل ہے۔ اے دیوتے تو ہمیں گو
Grinati
جیسی غذا عنایت کر
grinati stuwatá mayá
go agrah gavo'gre
pramukhe yasám
tadrishá iyo'nna-
ni yuvaswa samyo-
jaya- "Sayanácharya
"Is this to be understood
literally? & were cows
in the time of the Vedas
a principle article
of food? Of course
a Brahman would in-
terpret it metonymically,
cows being put for their
produce milk & butter,
S. yana is silent, but
there does not seem to be
any thing in the Veda that militates against the literal interpretation." Wilson

ثالوث مقدس کی توحید

حضرت موسےٰ جب مدیان میں اپنے سسر کے گلے چراتا تھا تو اُس نے ایک دن حورب کے پہاڑ پر ایک جھاڑی میں نور دیکھا۔ یہ نور بذات خود قائم تھا جھاڑی آگ سے نہیں جلتی تھی۔ اس عجیب نظارہ کو دیکھنے کے واسطے موسےٰ جھاڑی کے قریب گیا اور وہاں خدا نے اُس سے باتیں کیں۔ (خروج ۳ باب) ◆

قرآن کہتا ہے کہ خدا نور ہے اور اُس کی مثال یوں بیان کرتا ہے۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ط اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔

ترجمہ۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اُس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشہ (یعنی شفاف چمنی) میں ہو۔ اور شیشہ چمکتے تارے کی مانند ہو۔ چراغ روشن کیا جاتا ہے۔ اُس مبارک درخت زیتون سے جو نہ مشرق کی طرف کا ہے اور نہ مغرب کی طرف کا۔ قریب ہے۔ کہ اُس کا تیل روشنی دے۔ اگرچہ آگ نے اُسے نہ چھوا ہو۔ نور پر نور۔ اللہ اپنے نور کی طرف راہ دکھاتا ہے جس کو چاہے۔ اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں سُناتا ہے۔ اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے۔ (سورۃ النور۔ ۵ ۳۵ آیت ع) ◆

عام قاعدہ ہے کہ چراغ تب روشنی دیتا ہے کہ جب اُس کا تیل آگ سے جلے۔ مگر قرآن کی اس مثال میں بتایا گیا ہے کہ اللہ جو نور ہے۔ وہ لاثانی اور بذات خود قائم ہے۔ اور چراغوں کے نور کی طرح اپنی پیدائش میں کسی وسیلے کا محتاج نہیں۔ زیتون کا تیل صرف اُس کا مظہر ہے جیسا کہ موسےٰ کے وقت جھاڑی نور کا مظہر تھی ◆

خدا کس معنے میں نور ہے۔ محمدی مفسروں کو ابھی تک اس کا پتہ بھی نہیں لگا وہ اپنی اپنی عقل کے موافق مختلف معنے لگاتے ہیں (دیکھو تفسیر حسینی) ◆

مگر امام غزالی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ نور درحقیقت نام ہے ایسی چیز کا جو اپنی ذات میں ظاہر ہو۔ اور دوسری چیزوں کو ظاہر کرنے والی ہو ◆

تفسیر حسینی والا کہتا ہے کہ محققین کے نزدیک نورِ حقیقی حق تعالیٰ ہی کی ہستی ہے کہ سب موجودات اُسی کے سبب سے ظاہر ہیں۔ اور وہ سب سے پوشیدہ ہے۔ اس مثال سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا کی ذات نور ہے۔ اور کہ وہ نور بذات خود قائم ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ اُس نور میں تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث موجود ہے ◆

نور کا ایک حصہ شیشہ کی چمنی کے جوف کے اندر ہے۔ دوسرا حصہ چمنی کی موٹائی کے اندر ہے۔ تیسرا حصہ چمنی کے باہر۔ تاہم یہ تین نور نہیں۔ اور نا ہی ایک نور کے ایسے تین حصے ہیں۔ جو کبھی ایک دوسرے سے جدا ہوئے ہوں یا ہو سکیں ذات کے واحد ہونے کے سبب ایک نور دوسرے سے پہلے یا پیچھے نہیں یا ایک دوسرے سے بڑا یا چھوٹا نہیں۔ ایک میں تین اور تین میں ایک ہے ◆

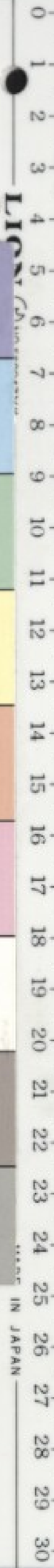
اب اگر کوئی انجیل شریف کی تعلیم سے روشنی حاصل کرکے قرآن کی اس مثال کو پڑھے تو اُس کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ مقدس اتھنیسیس کا عقیدہ لفظاً لفظاً اس مثال پر ٹھیک ٹھیک بیٹھتا ہے ◆

چمنی کے جوف کے اندر والے نور کا نام باپ رکھ دیں (باپ نہ کسی سے مصنوع ہے نہ مخلوق نہ مولود) چمنی کی موٹائی کے اندر والے نور کا نام رکھ دیں بیٹا۔ (بیٹا صرف باپ ہی سے ہے نہ مصنوع نہ مخلوق بلکہ مولود ــ سچے خدا سے سچا خدا۔ نور سے نور) فٹ نوٹ۔

پدر نور و پسر نور یست مشہور۔ ازینجا فہم کن نُورٌ علےٰ نور

چمنی کے باہر والے نور کا نام رکھ دیں روح القدس (جو باپ اور بیٹے سے ہے۔ نہ مصنوع نہ مخلوق نہ مولود بلکہ صادر ہے) ◆

خدا کی مثل تو دوسرا خدا ہے ہی نہیں۔ اُس کے واسطے صرف مثالیں ہیں۔ قرآن نے ایک مثال دی۔ مفسروں کی سمجھ میں اُس کا مطلب نہ آیا ہم



نے تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کو ذات الٰہی کا بھید اس مثال سے روشن کر دیا۔ مثال میں شمسیر خاں کی دم نہیں ہوتی۔ طالب حق محمدی اس مثال میں بنظر انصاف دیکھیں کہ تین میں ایک اور ایک میں تین ممکن ہیں عقل کے برخلاف نہیں ✣

اس چراغ والی مثال کی روشنی کے آگے وہ سارے اعتراضات۔ تاریکی کی طرح دور ہو جاتے ہیں۔ جو کہ قرآن کے مصنف نے ثالوث مقدس کی وحدانیت کا بھید نہ سمجھنے کے سبب مسیح کی الوہیت اور ابنیت پر کئے ہیں ✣

اعتراض ۱۔ خدا کا بیٹا کہاں سے ہوا اور کیونکر ہو جبکہ اس کی کوئی جورو ہی نہیں۔ (سورۃ الانعام ۱۲ع ۱۰۱ آئیت) ✣

جواب۔ ضرور نہیں کہ چمنی کے جوف کے اندر والا نور چمنی کے ساتھ پہلے نکاح پڑھا کر پھر اس کیساتھ جماع کرے۔ تب نو مہینے کے بعد چمنی کی موٹائی کے اندر سے آگ کا ایک بیٹا نور پیدا ہو ✣

اعتراض ۲۔ مسیح اللہ نہیں۔ کیونکہ اللہ اگر اس کو ہلاک کر ڈالنا چاہے تو کوئی چیز اس کو روک نہیں سکتی۔ (سورۃ مایدہ ۳ع ۱۹ آیت) ✣

جواب۔ نور تاریکی کو فنا کر سکتا ہے۔ اپنی ذات کو نہیں۔ چمنی کے جوف کے اندر کا باپ نور چمنی کی موٹائی کے اندر والے بیٹے نور کو ہلاک نہیں کرتا۔

اعتراض ۳۔ مسیح کیونکر خدا ہو سکتا ہے۔ حالانکہ وہ کھانا کھاتا تھا۔ (سورۃ مایدہ ۱۰ع ۷۹ آئیت)

جواب۔ چمنی محتاج ہے کہ خاک سے بنے اور کہ لیمپ اس کو اٹھا رکھے مگر اس چراغ والی مثال میں نور بذات خود قائم ہے۔ آگ کا محتاج نہیں۔ مسیح کا جسم کھانے کا محتاج تھا۔ اس کی الوہیت کا نور کھانے سے قائم نہیں تھا۔ چمنی میں سے نور کا گزرنا نور کو چمنی کا محتاج نہیں بناتا۔ اور نہ ہی چمنی کے ٹوٹ جانے سے نور تاریکی بنجاتا ہے محمدی صاحبان خود کہہ رہے ہیں۔ شعر

آدم گر خدا است کہو آدم خدا نہیں۔ لیکن خدا کے نور سے آدم جدا نہیں

اعتراض ۴۔ قرآن کا مصنف خیال کرتا ہے کہ عیسائی تین خدا مانتے ہیں اور اس واسطے وہ اُن کو منع کرتا ہے۔ کہ تین خدا مت کہو (سورۃ النساء ۲۳ع ۱۶۹ آیت) وہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تین میں سے ایک ہے (سورۃ مایدہ ۱۰ع ۷۷ آیت) اور دلیلیں دیتا ہے کہ (۱) خدا کی کوئی اولاد نہیں اور نہ خدا کیساتھ اور خدا ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو اس وقت ہر ایک خدا اپنی اپنی مخلوق کو لے جاتا اور بعض خدا بعض خداؤں پر چڑھائی کرتے اور فوقیت اور غلبہ چاہتے (مومنون ۵ع ۹۳ آیت) (۲) اگر اللہ کے ساتھ اور خدا ہوتے جیسا کہ کافر کہتے ہیں۔ تو وہ صاحب عرش خدا کیساتھ (اس کو دور کرنے کے واسطے جھگڑے کی راہ ڈھونڈتے (بنی اسرائیل ۵ع ۴۴ آیت) ✣ (۳) اگر آسمان اور زمین کے درمیان اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو آسمان و زمین تباہ ہو جاتے (سورۃ انبیاء ۲ع ۲۲ آیت)

جواب۔ عیسائی کبھی تین خدا الگ نہیں مانتے۔ وہ ثالوث مقدس میں توحید اور توحید میں تین اقانیم مانتے ہیں جو کہ تینوں ذات و صفات میں ایک ہیں۔ ایک دوسرے پر غلبہ چاہتا اور نہ ہی ایک دوسرے کے انتظام کو تباہ کرتا ہے۔ کبھی کسی نے نہیں دیکھا یا سنا کہ چمنی کی موٹائی کے اندر کا نور یا چمنی کے باہر کا نور چمنی کے جوف کے اندر والے نور کے دشمن بنکر اس کو دور کرنے کے واسطے کوئی جھگڑے کی راہ پکڑتے ہوں یا ان تینوں نوروں میں سے ایک دوسرے پر غلبہ چاہتا ہو۔ یا اُن کا آپس میں نفاق ہو اور اس نفاق کے باعث لیمپ تباہ ہو گیا ہو ✣

حضرت محمد صاحب اور محمدی صاحبان نے اُس خدا کو جو نور ہے کبھی دیکھا اور پہچانا ہی نہیں وہ اقرار کرتے ہیں ما عرفناک حق معرفتک۔ روایت ہے ابو ذر سے کہ پوچھا میں نے پیغمبر صلعم سے کہ آیا دیکھا آپ نے اپنے پروردگار کو شب معراج میں۔ تو فرمایا کہ اللہ نور ہے انّی اراہ۔ اللہ تو نور ہے کیونکر دیکھوں میں۔ روایت کی مسلم نے (مظاہر حق جلد چہارم صفحہ ۲۵۴) جن لوگوں نے اسلام میں نورانی خدا کو ڈھونڈھا ہے۔ اُن کی بھی وہ دردناک فریاد کو سنیئے

ز برق جلوہ اش آگہ نیم لیک ایں قدر دانم۔ کہ عالم چشم خفاش است نور آفتابش را

تمام شب قوم لیک غافل کہ دل براہ کہ میخرامد۔ چہ جائے آہ کہ می شنید نفس ہاو کہ مخرامد (بیدل)

انجیل شریف فرماتی ہے خدا نور ہے اور اس میں تاریکی ذرا بھی نہیں (۱ یوحنا ۱: ۵) ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کیساتھ تھا اور کلام خدا تھا اُس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا۔ حقیقی نور وہ جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔ (یوحنا ۱: ۱ و ۴ و ۹)۔ یسوع نے پھر انہیں کہا جہان کا نور میں ہوں (یوحنا ۸: ۱۲) مسیح نے فرمایا میں اور باپ ایک ہیں (یوحنا ۱۰: ۳۰) میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے (یوحنا ۱۴: ۱۰ و ۱۱) مسیح حبیب اپنے مومنوں کو روح القدس دیتا ہے تو انکو کہتا ہے تم دنیا کے نور ہو (متی ۵: ۱۴) روح القدس باپ اور بیٹے سے صادر ہوتا ہے۔ جن عیسائیوں کو روح القدس ملتا ہے وہ خوش ہو کر کہتے ہیں ہماری شراکت باپ کیساتھ اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کیساتھ ہے۔ (۱ یوحنا ۱: ۳)۔

خدا کی معرفت حاصل کرنا انسانی عقل و علم و طاقت کا کام نہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

کوئی بیٹے کو نہیں جانتا مگر باپ۔ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا مگر بیٹا اور وہ جس پر بیٹا ظاہر کیا چاہے (متی ۱۱: ۲۷) اے تو جو سوتا ہے جاگ اور مردوں میں سے اٹھ کہ مسیح تجھ کو روشن کریگا (افسیوں ۵: ۱۴) اے کمال حکیم باپ خدا اپنے وعدے کو وفا فرما (یسعیاہ ۹: ۶) تاکہ تیرا بیٹا ہمارا خداوند یسوع مسیح غیر قوموں کا بھی نور اور نجات اور راہ اور زندگی ہووے۔ آمین۔ برخوردار خاں سول سرجن جہلم

ایڈیٹر صاحب رسالہ اندر کو جواب

وہ اقتباسات جن کو مہاشہ ایڈیٹر صاحب نے بائبل کی مذمت میں منقول کیا ہے۔ بائبل پر مندرجہ ذیل تہمتیں لگاتے ہیں:۔

پہلی تہمت۔ بائبل میں بداخلاقی بھرم اور فحش واقعات درج ہیں۔

دوسری تہمت۔ بائبل میں انتقام خونخواری۔ اور ظلم کے حالات مرقوم ہیں

پہلی تہمت۔ بائبل خداوند تعالےٰ کے بنی آدم کو تربیت دینے کی تواریخ ہے۔ اس کا یہی بیان ہے۔ اور وہ اس ہی ایک امر کی تواریخ ہے۔ کہ وہ برحق کسی انسان کے گھڑے ہوئے اخلاقی اصولوں کے مطابق نہیں۔ بلکہ اپنی ہی ذات پاک کی راستبازی۔ اور حقیقی پاکیزگی کے بموجب دنیا اور کل موجودات پر حکمران ہے۔

بنی اسرائیل کے درمیان اُن کی قومی اور مذہبی تواریخ کی تعلیم۔ اُس برحق اور واحد خدا زندہ حی کے حکم سے جس نے اُن کو ہر حالت میں خواہ وہ برتری کی ہو۔ خواہ ابتری کی۔ دنیا میں اپنا گواہ ہونے کے لئے مخصوص فرمایا تھا تعلیم اور الزام اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے دی جاتی تھی۔ تاکہ مرد خدا کامل اور ہر ایک نیک کام کے لئے تیار ہو۔ اور بائبل کے صحیفات ہر وقت اور ہر زمانہ کے لئے۔ ہر فرد بشر کے لئے دشمنی سے لیکر عقلمندی تک کی تعلیم کے لئے لکھوائے گئے ہیں۔

بائبل کا تواریخی حصّہ جیسا کہ ظاہر ہے شرع اور تعلیم مذہبی نہیں بلکہ قومی اور ملکی ترقی اور عروج کا احوال ہے۔ جو اپنی راست بیانی میں طرفداری سے مبرا ہونے اس امر کے اظہار میں کہ شخصی اور قومی عروج سوائے خدا کے خوف اور ذلّت میں زندگی بسر کرنے کے ہرگز حاصل ہو نہیں سکتا اور اسباب کی تعلیم میں کہ انسان کو لازم ہے کہ خواہ وہ کھائے پئے یا جو کچھ کرے سب خدا کے جلال کے لئے کرے۔ اپنا ثانی نہیں رکھتی۔

جس وقت کہ دیگر اقوام اپنے بہادر بادشاہوں۔ اور بزرگوں اور پروہتوں کو معبودوں کا اعزاز دے کر پوجتی تھیں بائبل نے جو خدا برحق کا کلام ہے۔ کمال بے طرفداری اور راست بیانی سے بنی اسرائیل کے بہادر بادشاہوں اور سپہ سالاروں ہی کے نہیں۔ بلکہ اُن کے نبیوں۔ ہمعصروں اور رسولوں کے گناہوں کو گناہ ہی جتلا کر۔ گناہ کی اصلی کدورت کو ان پر ظاہر کیا۔ اور ان کو اس امر سے آگاہ کر دیا کہ خواہ وہ خدا کے کتنے ہی برگزیدہ کیوں نہ ہوں۔ بغیر سزا پائے نہ چھوٹیں گے اور ان کو یہ تعلیم دی کہ خدا ایسا قدوس اور پاک ہے۔ کہ آسمان اور ستارے بھی۔ اُس کی نظر میں پاک نہیں۔ پھر گھنونے اور گناہ آلودہ انسان کا جو بدی کو پانی کی طرح پیتا ہے تو کیا ذکر کہ اُس کے حضور اپنی کسی راستبازی کا فخر کرے۔ اور گو انسان سب کے سب ایسے ہیں جیسے کوئی ناپاک چیز اور ان کی ساری راستبازیاں گندی دھجی کی مانند ہیں۔ اور ساتھ کے ساتھ ہی اس غفّار کی رحمت اور فضل کی یہ امید بھی عطا فرمائی کہ وہ ہم کو خداوند یسوع مسیح کے کفارہ کے وسیلے مقدس اور بے عیب اور بے الزام اپنے حضور حاضر کرے گا۔ لہذا اگر بائبل کے واقعات میں بے طرفداری سے گناہ کی کدورت اور اس کے گھنونے اثر کے اظہار میں صاف بیانی کو عمل میں لایا گیا ہے اور اس کے ہمراہ یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے تو اس کا اثر تربیت پذیری ہوگا۔ بس اگر موجودہ زمانہ کی اخلاقی حالت اور اس کی پاکیزگی اس درجہ پر پہونچ گئی ہے کہ ان نصیحت آمیز اسباق کی تعلیمی ضرورت شخصی اور قومی زندگی پر عائد نہیں ہوتی تو ان پر اعتراض بجا ہے۔ ورنہ نہیں اور اگر کوئی شخص ان اسباق کو پڑھکر غضب الٰہی کی تعلیم کے بدلے اپنی طبیعت کو گناہ کی طرف مائل کرے تو یہ اُس کا قصور ہے۔ تعلیم کا نہیں دیکھا ہو پیلے کو خدا بھی پیلا نظر آتا ہے اور بگڑے کو سب بگڑا معلوم دیتا ہے۔ باقی آئندہ

نیشنل مشنری سوسائٹی اور ہم

ہمارے خداوند نے اپنے شاگردوں کو کہا کہ سامنے کی بستی میں جاؤ۔ وہاں ایک گدھی اور اس کا بچہ بندھا ہے۔ اُس کو کھول لے آؤ۔ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ ان کو کیوں کھولتے ہو تو کہہ دینا کہ

خداوند کو درکار ہے۔

کہتے ہیں کہ امریکہ میں کسی شہر کے پادری صاحب کو کسی دینی خدمت کے واسطے کسی دور شہر میں جانا تھا۔ جہاں ریل نہیں جاتی تھی۔ اور اس کے پاس کوئی دوسری سواری نہ تھی چونکہ ضروری کام تھا۔ پیدل روانہ ہوگیا۔ مگر سفر طول طویل اُس کی ہمت سے باہر تھا۔ جب ایک منزل طے کر چکا۔ تو تھکاوٹ ایسی معلوم ہوئی کہ آگے بڑھنے کا حوصلہ نہ کر سکا۔ راہ میں ایک قصبہ آیا۔ اُس کے اندر چلا گیا۔ وہاں اُس نے ایک گھوڑا بندھا پایا جس کے پاس ہی زین وغیرہ موجود تھی۔ اُس نے بغیر کسی سے پوچھنے کے گھوڑے پر زین کس دی۔ اور گھوڑے کو کھول لیا۔ مالک نے دیکھ لیا اور اُسے کہا کہ تم کون ہو۔ اور میرا گھوڑا کیوں لئے جاتے ہو۔ پادری نے جواب دیا کہ

خداوند کو درکار ہے۔

یہ جواب سنکر مالک بالکل خاموش ہوگیا۔ پادری گھوڑے پر سوار ہو کر چلا گیا۔ اور واپس آ کر گھوڑا مالک کے سپرد کیا۔ اور چلا آیا۔



کون اعتبار سکتا ہے۔ سوائے اُس کے جو خدا اور دنیا کی آواز میں تمیز کر سکتا ہے۔ ورنہ کون دنیا دار صرف اتنی آواز پر کہ خداوند کو درکار ہے۔ اپنے گھوڑے گدھے کو چھوڑ دیگا۔ جو خدا کی آواز کے شنوا ہیں۔ وہ ابراہام کی طرح اپنے بیٹے کو بھی خدا کی نذر کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ افسوس ہے کہ ہم ہندوستانیوں نے ابھی تک خدا کی آواز کو نہیں پہچانا۔ اگر پہچانتے تو کیا نیشنل مشنری سوسائٹی اسی حالت میں ہوتی۔ جس حالت میں ابھی تک ہے۔ کیا ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس کی بابت سوسائٹی کے واسطے خداوند کی آواز ہمارے کان میں آتی ہو کہ یہ خداوند کو درکار ہے۔

دیکھئے جنہوں نے اس آواز کو پہچانا ہے۔ اُنہوں نے جو کچھ خداوند نے مانگا۔ بلا عذر خداوند کو دیدیا۔ ہم تو چرچ آف انگلینڈ پنجاب کو مبارک کہتے ہیں۔ کہ اس کے جوان این۔ ایم۔ ایس کے واسطے اپنے آپ کو خداوند کے پیش کئے جاتے ہیں۔ مسٹر ولیم کو خداوند نے کہا کہ تو مجھے درکار ہے۔ اُس نے بلا عذر اپنے آپ کو خداوند کے پیش کر دیا۔ حالانکہ دنیوی عزت فوائد اُس کو چرچ آف انگلینڈ ہی سے حاصل ہو سکتے تھے۔ جہاں اُس نے تعلیم پائی۔ اور بزرگان چرچ اُس کی نسبت بہت اُمیدیں لئے بیٹھے تھے۔ مسٹر ہیزل سنگھ کو جب خداوند نے مسٹر ولیم کی معرفت بلایا تو وہ نوکری چھوڑ کر فوراً اس خدمت میں مسٹر ولیم کا ساتھی ہو گیا۔ مسٹر رامچندر چرچ آف انگلینڈ میں آنریری کام کرتا تھا۔ وہ بھی این۔ ایم۔ ایس کا آنریری مشنری ہو گیا۔ اور مسٹر ولیم کیساتھ خداوند کی خدمت میں لگ گیا۔ اب ایک اور صاحب دیکھئے۔ ہمارے عزیز ورضاعت ہی عزیز برادر ڈاکٹر دینا ناتھ صاحب جو عرصہ سے چرچ آف انگلینڈ کے ماتحت ترنتارن ضلع امرتسر میں لیپر اسائلم کے انچارج ڈاکٹر تھے۔ اپنی نسبت خداوند کی آواز سنکر

کہ دینا ناتھ مجھے درکار ہے۔

فوراً استعفا دیکر مسٹر ولیم کیساتھ این۔ ایم۔ ایس کے میڈیکل مشنری ہو گئے۔ اور دیپالپور ضلع منٹگمری میں جا کام شروع کیا۔ اگر یہ خداوند کی آواز سے نہیں۔ تو ایسی خود انکاری کیونکر ممکن ہے۔ ترنتارن اور دیپالپور میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ترنتارن میں ریلوے اسٹیشن۔ دیپالپور ریل سے ۳۰ میل دور۔ ترنتارن میں اعلےٰ مسیحی سوسائٹی۔ دیپالپور میں کوئی مسیحی نہیں۔ ترنتارن شاداب خوشنما سرسبز سرزمیں۔ دیپالپور دھوپ میں جلا ہوا قصبہ۔ سخت گرمی۔ درخت گنجے کے سر کے بال کی طرح۔ ترنتارن امرتسر سے ۱۵ میل۔ دیپالپور لاہور امرتسر سے تخمیناً ۹۰ میل سے بھی زیادہ دور۔ ترنتارن میں گاڑیاں ٹمٹم فٹن۔ دیپالپور میں مشکل یکہ ٹٹو ملتا ہے۔ ترنتارن میں سڑکیں پختہ۔ دیپالپور میں خاک۔ دھول رات دن اُڑتی ہے۔ غرضکہ ڈاکٹر دینا ناتھ نے واقعی خداوند کی آواز کو پہچانا۔ اور فرمانبرداری کی۔ کارندے تو خدا نے اپنی خدمت کے واسطے چن لئے خدا آپ ہی مدد کرے گا۔ اب ہم کو بھی ایک آواز آرہی ہے۔ کہ داونے ہوئے بیل کا منہہ مت باندھیو۔ ان کے کھانے پینے کی فکر۔ ان کے روٹی کپڑے کا انتظام ہمارے سپرد ہے۔ تاکہ وہ خوشدلی اور بے فکری سے کام کر سکیں ایسا نہ ہو کہ محتاجی کا غم اُن کو کھا جائے۔ اور وہ پیچھے پھر کر دیکھنے لگیں۔ اس خدمت کے واسطے خداوند کو ہمارے پیسے کی ضرورت ہے۔ ہم نے ابھی تک اس آواز کو نہیں پہچانا۔ ہم یہی سمجھتے ہیں کہ یہ انسان کا کام ہے ہمارا اس میں کیا واسطہ ہے۔ اور ہمارے پیسے سے کیا ہوگا۔ بڑے بڑے دولتمند مسیحی ہیں۔ اگر وہ دس بیس ہزار روپیہ دیدیں۔ تو ان کو کیا پرواہ ہے۔ نہیں بھائیو۔ خداوند کو تمہارے ایک پیسے کی ضرورت ہے دولتمند کے ہزاروں کی ضرورت نہیں۔ میری عرض پنجاب کے مسیحیوں کی خدمت میں یہ ہے۔ کہ پنجاب میں اس سوسائٹی کا کام خدا نے شروع کیا ہے لائق تعلیم یافتہ و دیندار جوانوں نے اس خدمت کو خداوند کے نام پر اپنے ذمہ لیا ہے۔ ان کے مایحتاج کی فکر ہمیں چاہیئے بس آپ ایک کام کریں۔ اور اس میں کچھ بوجھ آپ کو معلوم نہ ہوگا۔ ہر ایک مسیحی خاندان اپنے گھر میں نفری پیچھے ایک ایک پیسہ چندہ دیدے۔ ہر ایک گاؤں۔ قصبہ۔ شہر کے مسیحی خاندان نفری پیچھے پیسہ پیسہ جمع کریں۔ یہ کام منادکیٹی کسٹ واعظ پادری اپنے ذمہ لے اور اپنے اسٹیشن اور اپنے اپنے پاسٹریٹ سے جمع کر کے مسٹر ایم۔ ایل۔ رلیارام۔ سکرٹری این۔ ایم۔ ایس پنجاب کے پاس امرتسر بھیج دے۔ اور لکھدے کہ یہ صرف فضل آباد اور دیپالپور کے واسطے چندہ ہے۔ ہندوستان میں نہ بھیجا جاوے۔ ہندوستان میں وہی چندہ جاوے۔ جو ماہواری جمع کیا جاتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس طرح بہت کچھ ہمارے بھائیوں کی ضرورتیں رفع ہو جائیں گی۔ یہ ضرور نہیں کہ بڑی ہی رقم جمع ہو تب بھیجا جاوے۔ دو دو چار چار آنہ ایک ایک جگہ سے اگر جمع ہوں۔ تو بھیج دیں سارے مسیحی بچو اور جوانوں۔ بوڑھو۔ بیمار اور تندرستو عورتو۔ اور مردو۔ تمہارے ایک ایک پیسے کی خداوند کو ضرورت ہے میں بھی اپنے اسٹیشن سے بھیج دونگا۔

کون ہے جو ایک پیسہ خداوند کے واسطے نہ دیگا؟

راقم نیشنل چرچ کا ہوں میں شیدا۔

ضرورت

کھنہ ضلع لودیانہ کے کرسچین بورڈنگ اسکول میں ایک مسیحی اسسٹنٹ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو اردو میں پانچویں جماعت تک پڑھانے کی لیاقت رکھتا ہو۔ اور نیز گورمکھی بھی بخوبی پڑھا سکتا ہو۔ تنخواہ دس یا بارہ روپیہ ماہوار ملیگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر جلد آنی چاہئیں۔

المشتہر

پادری سی۔ ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب کھنہ ضلع لودیانہ

انتخاب الاخبارات

اب آفتاب سے انجن چلا کرینگے

مغربی فلاسفر بہ مدت سے کوشش کر رہے ہیں کہ جہاں اور طرح سے ہم نے غلامی سے چھٹکارا پایا ہے۔ وہاں اب آگ کی غلامی کا جوا بھی اُتار ڈالا جاوے۔ اور صرف آفتاب کی تپش ہی سے تمام کام چلائے جایا کریں۔ اگرچہ آتشی شیشوں کی مدد سے اس پر کچھ عمل کیا گیا ہے۔ لیکن وہ تسلی بخش ثابت نہ ہوا اب فلاڈلفیا واقع امریکہ کے ایک پروفیسر نے جو طبقات کے علم میں اپنا ثانی آپ ہی ہیں۔ جس کا نام فرینک شومان ہے۔ اس کام کی طرف توجہ مبذول کی ہے۔ اور کچھ حد تک کامیاب بھی ہوا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ ہم اپنے تجربہ کی کامیابی پر منطقہ حارہ سے سورج کی اتنی حرارت فراہم کر سکیں گے۔ جو ساری دنیا کے لئے آگ کا کام دینے کو کافی ہوگی۔ اور کوئلہ یا لکڑی کی مدد سے آگ جلانے کی ضرورت باقی نہ رہیگی۔ پر اگر انجن کے لئے بھاپ یا گیس کی ضرورت ہوگی تو وہ بھی اسی سے مہیا کی جاوے گی۔ اور اگر کمرے کو گرم رکھنا ہوگا تو بھی یہی چیز کارآمد ہوگی۔ غرضیکہ دنیا میں بدنما دھوئیں کا نام و نشان نہ رہیگا۔ اور بدبودار و ضرررساں دھواں دھواں بنکر اُڑ جائیگا اگر لوہا یا کوئی اور دھات پگھلانی ہوگی تو اسی حرارت سے بھٹیوں کی دیواریں لال کی جاوینگی۔ پروفیسر صاحب نے ایک بڑا انجن اس قسم کا تیار بھی کر لیا ہے۔ یہ بڑی آسانی سے چلتا ہے۔ اور وہ دور تک گرمی پہونچانے میں کامیاب ہوا ہے۔ اس انجن میں یہ صفت ہے کہ ایک طرف سے سورج کی گرمی جذب کر کے جمع کرتا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف سے کام بھی کرتا جاتا ہے۔ اگر کسی شہر یا تمام ملک میں سردی کے ایام میں گرم ہوا کی ضرورت ہوا کرے گی تو بڑی آسانی سے تمام ملک کی ہوا گرم ہو جایا کرے گی۔ ریلیں اور جہاز سخت بارش میں بھی اور زبردست طوفان میں بھی آفتاب ہی کی حرارت سے چلا کرینگے اور بارش اور طوفان کوئی رکاوٹ نہ ڈال سکینگے پروفیسر صاحب کی یہ باتیں محض گپ نہیں ہیں۔ کیونکہ جو انجن انہوں نے تیار کیا ہے وہ فی الواقع سورج کی حرارت جذب کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ پروفیسر صاحب اپنے تجربہ کو وسیع کرنے کی فکر میں ہیں۔ اور بہت جلد کوئلہ اور لکڑی بیکار ہو کر نکمی چیز سمجھے جایا کریں گے۔ پھر اُمید ہے کہ نوار بسلیکے باشندے اور آرانگ ڈشن کے متمول بھی۔ خوشگوار ہوا سے مستفید ہو سکا کریں گے۔

پنجابی چیف انجنیر

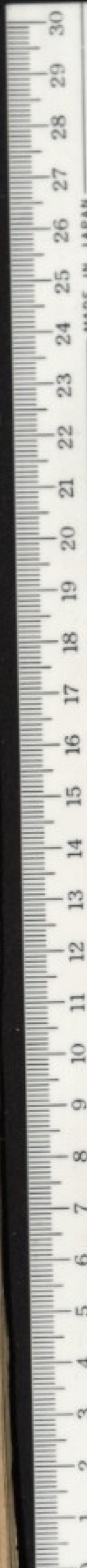
گورنمنٹ ہند کے طرز عمل سے پایا جاتا ہے کہ ہر ایک سررشتہ میں کم سے کم ایک دو آسامیاں دیسیوں کو دینے کا ارادہ کر لیا گیا ہے۔ ابھی پنجاب میں رائے کنھیا لال صاحب سپرنٹنڈنگ انجنیر مقرر ہوئے ہیں۔ اور بنگال سے خبر آئی ہے کہ رائے بہادر رلا رام صاحب مشرقی بنگال سٹیٹ ریلوے کے انجنیر انچیف مقرر کئے گئے ہیں۔ بجائے سٹرولن کے جو رخصت پر گئے ہوئے ہیں۔ آج تک یہ عہدہ کسی دیسی انجنیر کو خواہ وہ کیسا ہی قابل اور کارگزار ہو نصیب نہیں ہوا تھا۔ رائے بہادر رلا رام ضلع جالندھر کے رہنے والے ہیں۔ وہ اوائل میں کلرک تھے۔ لیکن آگے بڑھنے کی زبردست خواہش رکھنے کی وجہ سے ملازمت چھوڑ کر رڑکی کالج میں داخل ہوئے اور پاس ہو کر اسسٹنٹ انجنیر مقرر ہوئے ۱۴ سال سے عمدہ خدمات سر انجام دیتے ہوئے۔ درجہ بدرجہ ترقی یاب ہوتے ہوتے وہ ان تین دیسی انجنیروں میں سے ہیں جو لارڈ کرزن کے وقت میں سپرنٹنڈنگ انجنیر بنائے گئے تھے۔ آجکل وہ ڈپٹی چیف انجنیر تھے۔ وہ ۱۳ سال سے ایسٹرن بنگال ریلوے میں تعینات ہیں۔ ان کی عمر ۵۴ برس کے قریب ہے۔

امیر صاحب کا تحفہ

امیر صاحب نے جامع مسجد دہلی کے لئے ایک خوبصورت نقری جھاڑ جس کی قیمت ۱۲ ہزار روپیہ سے اوپر بیان کی جاتی ہے۔ بطور ہبہ کے روانہ کیا ہے۔ ۱۲ ماہ اگست کو کرنل حاجی محمد شاہ بیگ خاں سفیر افغانستان نے جامع مسجد میں اُس کو آویزاں کیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر۔ اور صاحبان سکرٹری میونسپل کمیٹی اس تقریب پر تشریف لائے تھے۔ امام صاحب نے امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور دعا مانگی۔ اس کے بعد سفیر صاحب نے غلاف کی ڈوری کو جھٹکا دیا۔ جس سے غلاف گر پڑا۔ اور خوبصورت نقری جھاڑ جس کو حاضرین نے بہت پسند کیا نظر آنے لگا۔ امام صاحب کو امیر صاحب کی جانب سے خلعت ملا۔ اس کے سفیر افغانستان نے مولوی عبد الاحد صاحب کے مکان پر مسلمان روساء کو دعوت دی یہ جھاڑ کابل کا بنا ہوا ہے۔

انڈمن کے باشندے

جزیرہ انڈمن اپنی خاص وجوہات سے خاص طور پر مشہور ہے۔ ہندوستان کے بدمعاش لوگ تو پہلے اکثر اس کی زیارت سے مستفید ہوا ہی کرتے تھے لیکن اب پڑھے لکھے ہوئے لوگوں کو بھی اس جزیرے کی سیر کا شوق و موقعہ دیا جاتا ہے۔ اہل انڈمن بالکل سادہ لوگ ہیں۔ مردوں کی ڈاڑھی مونچھ ندارد۔ ان میں ایک نہایت عجیب بات یہ ہے۔ کہ پیدائشی اندھا بہرا لولا۔ اور لنگڑا کوئی بھی نہیں ہوتا۔ ان کی انتہائی عمر ۴۰ برس کی ہے۔ ان کی رسمیں بہت عجیب ہیں۔ چنانچہ شادی کی رسم یہ ہے کہ جب قصبے کے چودھری کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ فلاں لڑکا یا لڑکی فلاں پر مائل ہے تو



چودہری لڑکی کو ایک جھونپڑی میں بٹھا دیتا ہے - اور لڑکا جنگل کی طرف بھاگ جاتا ہے۔ پھر آپس میں جھوٹی لڑائی ہوتی ہے - اور لوگ لڑکے کو لے آتے ہیں اور وہ کا شادی پر رضا مند ہو تو اس کو عورت کی گود میں بٹھا دیا جاتا ہے - اور شادی ہو جاتی ہے - یہ لوگ اپنی عورتوں کی بہت عزت کرتے ہیں - اور ہر ایک معاملہ میں ان کی صلاح و مشورت سے کام کرتے ہیں - ان کی ایک قوم آبعہ اوٹارو "نشانہ بازی میں اس قدر مشاق ہے کہ بایدوشاید کوئی قوم ہو - جب یہ آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسرے کا بوسہ لیتے ہیں - اور چپ چاپ ایک دو آنسو گرا دیتے ہیں - جب کوئی آدمی کا باشندہ بیمار ہو جاتا ہے - تو وہ ایک خاص قسم کی مٹی کو اپنے بدن پر لگا لیتا ہے - اور اسی مٹی کو کھا لیتا ہے - اتفاق دیکھئے کہ یہی دوا ہر ایک مرض کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے - نیز نباتاتی بوٹیاں بھی مختلف صورتوں میں استعمال کی جاتی ہیں - یہ لوگ صرف ایک ایشور کو مانتے ہیں - اسی کو پیدا کرنے والا اور اسی کو پرورش کرنے والا کہتے ہیں - لیکن لطف یہ ہے کہ اس کی عبادت کے لئے ایک سیکنڈ بھی خرچ نہیں کرتے

انقلاب ٹرکی میں عورتوں کا حصہ

یہ کون نہیں جانتا کہ وہ ملک بہت جلد ممتاز ہو جاتا ہے - اور ترقی کو فوراً پہنچ جاتا ہے جس ملک کی عورتیں بہادرانہ خیالات کو سینہ میں رکھتی ہوں۔ ٹرکی کا انقلاب ایک زبردست انقلاب ہے اور اس انقلاب کو محض مردوں ہی کی کوشش سمجھنا قانون قدرت سے منحرف ہونا ہے - جب تک یہ بات پردہ میں تھی کہ عورتوں کی شرکت کے بغیر اس قدر انقلاب واقعہ ہوا تب تک واقعی یہ ایک حیرت انگیز بات تھی - لیکن اب پتہ چلتا ہے کہ اس انقلاب میں عورتوں کا زبردست ہاتھ تھا - آج ہم ایک خط کو اس جگہ نقل کرتے ہیں - جو ایک ٹرکی میاں کی ماں نے اپنے بچے کے جنگ میں کام آنے کے بعد لکھا جس کو اخبار "الحقیقہ" نے بجنسہٖ شائع کر دیا مختصراً یہ ہے "میں اپنے اسمٰعیل کو روتی ہوں - اسلئے نہیں کہ مجھے اس کے مارے جانے کا رنج ہے - بلکہ اسلئے کہ اپنے فرض کو ادا کرنے اور اپنی قوم کو ظلم سے نجات دلانے میں اس کو شہادت نصیب ہوئی - یہ رونا خوشی کا رونا ہے - اور میں خوش ہوں کہ میرے بیٹے نے اپنے ملک کے لئے جان تک فدا کر دی - خدا کرے کہ آئندہ نسل کے لئے یہ فدائی بہترین نظیر ثابت ہو - اسمٰعیل تو چلا گیا - بدبخت حسین - دعلی و نیازی باقی ہیں - یہ تینوں اسمٰعیل کے بھائی اور میرے لخت جگر ہیں - میں ان بدنصیبوں کو روتی ہوں کہ اس عزت کو حاصل کرنے کی ان کو توفیق نہ ہوئی - قومی عزت حاصل کرنے سے میں اپنے کسی لڑکے کو نہ روکونگی - اولاد کا فرض یہ ہے کہ ماں اور وطن کے لئے اپنے آپ کو قربان کریں" - اس پر حاشیہ چڑھانے کی ضرورت نہیں - جہاں ایسی مائیں موجود ہیں وہ ملک ضرور ستارہ ہو کر چمکیگا -

ولایت میں انارکسٹوں کا خوف

اخبار انڈین مرر نے ولایت کی خبر لکھی ہے کہ وہاں کے بعض جلیل القدر صاحبان کو اسباب کے نوٹس موصول ہوئے ہیں - کہ اپنی جانوں کی حفاظت کریں - کیونکہ ان پر فائر کئے جائیں گے - ممالک یورپ و امریکہ کے انارکسٹوں کو اکسایا گیا ہے - کہ ان کو قتل کریں - ان میں لارڈ کرزن - سر بمفیلڈ فلر - سر منچرجی بھونگری بھی شامل ہیں - لنڈن اور پیرس میں انارکسٹوں کا گروہ مخفی طور پر مصروف کار ہے

آب پاشی کی توسیع

پنجاب میں زراعت کے لئے انہار کے بعد چاہات کے وسائل نہایت مفید ہیں - اسباب کو معلوم کر کے گورنمنٹ نے قرار دیا ہے - کہ جہاں جہاں موقعہ موزوں ہو چاہات کی آبپاشی توسیع کی جائے - جن اضلاع میں توسیع آب پاشی چاہات کی گنجائش نمایاں ہے وہاں اس کے متعلق خاص پیمائش کی جاوے گی - چاہات کے کھودنے کا ایک خاص عملہ مقرر کیا جاویگا اور اس میں خاص آلات سے کام لیں گے جس سے کنوؤں کے کھودنے اور ان سے آب پاشی کا کام لینے میں کفایت اور سہولیت ہوگی - صوبجات متحدہ اس کا عملہ بہت مفید کام کر رہا ہے - اس کی نقلید پنجاب میں بھی کیجاویگی -

پنجاب کے سال بھر کے خونی اور ان کی سزا

سالگذشتہ میں پنجاب کے مقدمات فوجداری میں ۱۱۲ مجرموں کو پھانسی کی سزا کا حکم دیا گیا - منجملہ ان کے ۹۰ اپیلیں چیف کورٹ میں فیصل کی گئیں - اور ۲۲ کی باقی تھیں ۹۰ کی اپیلوں میں ۵۸ کی سزائیں بحال رہیں اور ۱۱ کی گھٹائی گئیں - اور ۲۱ ملزم بری کئے گئے - اور مقدمات فوجداری کی سزائے جرمانہ سے جو روپیہ وصول ہوا اس کی تعداد تین لاکھ ۹۲ ہزار ۲۹۳ تھی -

حادثات ریلوے اور نقصان جان کا اندازہ

پچھلے سال ہندوستان میں حادثات ریلوے سے زیادہ جانوں کا نقصان ہوا بمقابلہ ان مسافروں کے جنہوں نے ریل میں سفر کیا ساڑھے ۲۰ لاکھ کے پیچھے ایک مسافر ہلاک ہوا - حالانکہ سال ماقبل میں ۲۸ لاکھ پیچھے ایک مسافر ہلاک ہوا تھا -

صوبجات متحدہ میں پچھلے سال ۲۵ لاکھ ۴ ہزار ۷۷۷ اموات ہوئیں سب سے زیادہ بخار سے ہوئیں -



گلدستۂ اخبار

اجمیر میں ایک اسلامیہ ہائی سکول قائم کرینگے ۷ ہزار روپیہ اسکے لئے جمع کیا گیا ہے۔

رنگون میں پونگیانامے بودھ ساد ہو کو دس سال قید کی سزا ہوئی۔ اُس نے ایک بچے کو مار ڈالا تھا افسوس ساد ھو اور خون!

ماہ جولائی کے آخری ہفتہ میں سوا پندرہ لاکھ کا گیہوں پنجاب سے کراچی ڈھویا گیا۔ پھر گرانی غلہ کیوں نہو

سنٹرل ہندو کالج بنارس کے لئے مسز اینی بسنٹ صاحبہ نے لنڈن میں ۵ ہزار پونڈ کی اپیل کی ہے

لارڈ کچنر کا چندہ یادگار ۲ ہزار تک پہونچا ہے اور ڈاکٹر لال کاکا کا چندہ گیارہ ہزار تک جمع ہوگیا ہے۔

کلکتہ میں ایک نوجوان یوروپین مسٹر فاربس نے اپنی محبوبہ مس جیکب کو نشانہ بندوق بناکر خودکشی کی۔

سٹیشن بروان پر ایک شخص فصیح الدین پکڑا گیا۔ اُس کے پاس سے بم کا سامان دستیاب ہوا۔

مدن لال دھینگڑا مشکوار صبح کو لنڈن کے جیلخانہ میں پنٹن ویلی میں پھانسی پر لٹکایا گیا

سردار سندر سنگھ مجیٹھیہ صاحب کونسل واضع آئین ہند کے ایڈیشنل ممبر مقرر کئے گئے۔

مدن لال دھینگڑا کی پھانسی کے وقت عہدہ داران جیلخانہ و قائم مقام ہائی شریف موجود تھے۔ جیلخانہ کے باہر ایک سو آدمی منتظر تھے۔ لیکن ان میں ہندوستانی کوئی نہیں تھا۔ دھینگڑا بغیر کسی کی مدد کے پھانسی پر چڑھ گیا اس کی لاش کے جلانے کی درخواست نامنظور کی گئی۔

قسطنطنیہ کا تار مورخہ ۱۷ اگست اطلاع دیتا ہے کہ ترکوں نے بائی کاٹ کرکے یونانی مال کی خرید بند کردی ہے۔

لوکل

مورخہ ۲۶ ماہ اگست ۱۹۰۹ء سے آج تک برابر بارش ہو رہی ہے۔ شکر ہے کہ غلہ کا نرخ رو بارزانی ہے

غلہ منڈی معروف باغ خزانچیاں میں اندرمل و آسارام بقالاں کے تین ہزار پانچ سو روپیہ کی چوری ہوگئی ہے۔ میاں کرم چند صاحب سب انسپکٹر پولیس بڑی سرگرمی سے تفتیش فرما رہے ہیں۔ مگر تاہنوز کوئی سراغ نہیں چلا۔ اُمید ہے کہ میاں صاحب موصوف ضرور سراغ لگانے میں کامیاب ہونگے۔ میاں صاحب نہایت ہی بادیانت۔ بیدار مغز اور ہر دلعزیز حاکم ہیں۔

لالہ جیوا رام صاحب کھتری اپنی حویلی سے ۱۰ ہزار روپیہ کی لاگت سے موگھاٹ یعنی مرگھٹ پر ایک نیا گھاٹ تعمیر فرما رہے ہیں۔ اس سے اہل شہر کو بڑا فایدہ ہوگا

شہر کی اکثر سڑکیں نہایت ہی ردی حالت میں ہیں اُمید ہے منتظماں کمیٹی ضرور توجہ فرمائیں گے۔

اعلان

سوم دیو صاحب آریہ نے آریہ مسافر جالندھر کے جولائی کے پرچہ میں فیلو سوفی کے خیالات کو معیار سمجھ کر مسیحی مذہب پر شرمناک حملے کئے ہیں۔ لہذا ہم اعلان کرتے ہیں کہ جنہے جن جن مسائل کو عقل سلیم کے برخلاف ہونے کا دعویٰ کیا ہے بذریعہ اخبار نور افشاں یا آریہ مسافر ہمارے ساتھ فیصلہ کریں کسی ایک شخص کے خیالات سے اگر کوئی مذہب غلط ہو سکتا ہے تو یاد رکھیں آریہ سماج یا ویدک مذہب کا کچھ باقی نہیں رہیگا کیونکہ چارک واک ۔ جین ۔ بدھ ہمیشہ ویدوں کے مخالف رہے اور ہیں۔ ایسے ایسے مضامین سے آریوں کی نیک نیتی کا ثبوت ملتا ہے۔ سوامی ورشنا نند نے جہلم میں ہمارے ساتھ تحریری وعدہ کیا تھا کہ آپ کے جملہ اعتراضات کا جواب بذریعہ رسالہ سورج دیا جاویگا۔ لیکن آج تک صدائے برنخواست۔ جبکہ آریہ لوگ ہمیشہ تحقیق حق سے منہہ چراتے ہیں اور ویدک مذہب کی خوبیوں کے اظہار سے مجبور ہیں۔ تو ایسی حالت میں غیر مذاہب پر شرمناک طریق سے حملہ کرنا شرم کا مقام ہے۔ سوامی ورشنا نند اور آپ کو بھی اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر آپ نے اپنے وعدہ کو پورا نہ کیا تو ہم وید کی تعلیم کا بخیہ ادھیڑ کر رکھہ دیویں گے۔

(شیخ مسیح بشیر (آزاد) شاہکوٹ)

اشتہار

میں نے سنا ہے کہ کسی باغرض شخص نے پنجاب کی بعض جگہوں میں مشہور کر رکھا ہے کہ میں نے اور میری بیوی نے ابن فلان اور دختر فلان کا بندوبست شادی کیلئے کرا دیا ہے اس غلط اور جھوٹی افواہ کے لئے تردید کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جب سے ہم وہیرا دون میں آئے ہیں تب سے کسی کی شادی وغیرہ کے انتظام کرانیوالے اب تک نہیں بنیں ہیں افواہ سراسر جھوٹی ہے

المشتہر غلام مسیح پاسٹر پرسبیٹیرین چرچ ان انڈیا دیہرا دون

اشتہار

ناظرین مندرجہ ذیل اشیاء خرید کر فایدہ اٹھاویں

بالوں میں لگانے کا خوشبودار تیل ۔ قیمت فی شیشی خورد چھ آنے کلان دس آنے۔

سفری چارہ چار تھوڑی مقدار میں گرم پانی میں ڈالنے سے عمدہ ذائقہ دار چاء تیار ہو جاتی ہے نہ اس میں دودھ کی ضرورت نہ چاء نہ چینی کی سب کچھ اس میں تیار رہتا ہے۔ گیارہ آنے پونڈ مصالحہ گیسو فی ٹکیہ ۲ محصولڈاک بذمہ خریدار آرڈر آنے پر تازہ تیار کرکے روانہ کی جاتی ہیں۔

المشتہر جی ایم تائب مشن احاطہ لودیانہ

لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

سہار خرچنا بات ہی کیا ہے۔ رکھیو گرمی کا ایام آیا اور ساتھ ہی جگہ جگہ ہیضہ ہوا بھی ناممکن ہے پہلے وقت ہو کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں رکھتے ڈاکٹر ہیس کے برمن کا تیار کردہ **اصل عرق کافور** ۴۴ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضے کا یہ علاج ہے ۱۸۷۵ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکٹ اس کے موجود ہیں منگاؤں مگر بچے جعلی عرق سے ہوشیار رہیے نقلی شیشی عمر وک محصول کے یہ ہومیوپیتھی ٹک ہ ۸ امتحاناً بلا قیمت دیا جاتا مجھ ضرور آزمائیے اگر آپ بلا قیمت اس کے نمونہ کو آزمانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو ٹکٹ پیسہ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خاندانوں قریبوں کے نام پتہ صاف صاف طور پر لکھئے دیکھئے پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا۔

المشتہر ڈاکٹر ہیس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۴۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک دیسی مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) میں مینیجنگ ڈائرکٹر پادری ڈاکٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے اسکول للعہ محصول ۴ مع محصول عہ قیمت ۸ کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائلی مینیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہیے۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبیٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ۔

ایڈیٹر پادری ڈبلیو سی۔ اور۔ بیادر صاحب جھانسی

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہیے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شائع ہوتا ہے قیمت دو روپے سالانہ مع محصول ڈاک

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک　عہ
ہندوستان پنجاب　”　”　عہ
غیر ملک سے　”　ے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	عہ ے	ے
چوتھائی کالم	عہ ے	ے	عے
نصف کالم	ے	عے	سعے
پورا کالم	عے	سعے	سے
پورا صفحہ	سے	صے	لعے

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک پیسہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگاروں اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ۔

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استاد

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ صہ

گر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کر و کونول وکیم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری، میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے ماء صہ تک کر کونول لعہ

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پربال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری تولہ سے خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگہ آہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براون چھپا اور شائع ہوا